(07) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں ۔۔علم وادب' تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------ (ادارہ)

حضرت مولانا فیض الرحمٰن حقانی

آپ یکم فروری ۱۹۷۳ء کو جناب خدرخان صاحب کے گھر دبک مندرہ خیل ضلع لکی مروت میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مشہور عالم دین حضرت مولانا نورکمال فاضل دیوبند سے حاصل کی۔درس نظامی درجہ سادسہ تک لکی مروت کے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم اسلامیہ میں پڑھیں، تکمیل کیلئے پاکستان صوبہ سرحد کے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور ۱۴۱۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔

فراغت کے فوراً بعد دارالعلوم لکی مروت سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور دو سال تک وہاں پڑھاتے رہے اس کے بعد جامعہ دارالعلوم وانا وزیرستان میں پانچ سال گزارے۔مولانا کو اللہ تعالیٰ نے پڑھانے اور سمجھانے کا عجیب وغریب ملکہ عطا فرمایا ہے،مشکل سے مشکل مسئلہ نہایت آسان پیرایہ میں حل فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو ۱۴۲۲ھ میں مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بلایا گیا اور معقولات کی کتابیں آپ کے سپرد کی گئی جو کہ تاحال جاری ہے اور سینکڑوں تشنگان علم آپ سے استفادہ کرتے ہیں۔خارجی اوقات (فجر کے بعد،عصر کے بعد) آپ حجۃ اللہ البالغہ اور فارسیات کی کتابیں بھی پڑھاتے ہیں جس میں دورۂ حدیث وتخصص کے طلباء بھی شریک ہوکر مستفید ہوتے ہیں اکثر طلباء نے آپ کے درسی افادات کو جمع بھی کیا ہے۔مگر مولانا کا اپنا ذوق بھی تصنیف و تالیف کی طرف مائل تھا اس لئے از خود کئی مشکل کتابوں کی شروحات لکھیں۔جو ج مقبول عام وخاص ہو رہی ہیں۔

۱۔جلاء الفراسہ شرح دیوان الحماسہ،دیوان الحماسہ عربی ادب کی معروف کتاب ہے جو کافی عرصہ سے داخل نصاب

ہے اسکے مختلف شروحات بھی لکھے گئے ہیں مگر مولانا مدظلہ کے شرح چند خصوصیات کی بناء پر دیگر شروحات سے ممتاز ہے۔ (۱) شعر اوراس کے اساسی اجزاء سرخ رنگ میں ہیں اور باقی تشریح سیاہ رنگ میں ہے (۲) ہر شعر پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں اور علم عروض کے قواعد وقوانین کے مطابق لکھا گیا ہے (۳) ہر شعر کے تمام الفاظ کی لغوی ،نحوی ،صرفی تحقیق وتشریح انتہائی فصیح وبلیغ اور سلیس عربی میں کی ہے۔ (ہر شعر کا حاصل معنی عربی بیان کر کے شعر کے مخفی پہلوؤں کو روز روشن کی طرح واضح اور مبرہن کیا ہے (۵) شاعر کی غرض اور مختصر تعارف عربی اور اردو دونوں زبانوں میں بیان کیا ہے۔ (۶) جہاں بھی کسی شعر میں ضرب المثل یا واقعہ کی طرف اشارہ ہو وہ تفصیلاً بیان کیا ہے (۷) شرح میں موجود مشکل الفاظ اور صیغوں پر اعراب لگایا گیا ہے اور ابواب کی خصوصیت کی رعایت کی گئی ہے تاکہ عبارت پڑھنے اور معنی سمجھنے میں دقت نہ ہو (۸) مکمل اشعار کا ترجمہ اردو میں حاشیہ پر لکھا گیا ہے اور ترجمہ کرتے وقت شعر کی ترکیبی حیثیت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ (۹) مکمل کتاب اول سے لیکر آخر تک ایک ہی نہج اور انداز پر ہے ایسا نہیں کہ پہلے زیادہ تشریح کی ہو اور بعد میں صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہو (۱۰) عربی عبارت میں املاء اور ترقیم کے اصول وضوابط کا لحاظ کیا گیا ہے نیز اس شرح کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بطور نسخہ کتاب بھی استعمال ہوسکتا ہے جو کہ معلمین و متعلمین کیلئے فوائد کا گنجینہ ہے۔

اس شرح پر رسائل وجرائد نے اعلیٰ اعلیٰ تبصرے بھی کی ہیں جن میں سے چند از نمونے نذر قارئین ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جلا الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ کے مؤلف کو جنہوں نے ایک اہم ضرورت کو پورا کردیا.... یہ ایک جامع شرح جو قدیم شروحات کے تمام فوائد پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ مزید فوائد کا گنجینہ ہے"۔ (ماہنامہ "الحسن" اگست ۰۹ء لاہور)

(۲) عربی ذوق رکھنے والے علماء وطلباء کیلئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں" ("بینات" کراچی: رجب ۱۴۳۰ھ)

(۳) "زیر نظر کتاب ،دیوان حماسہ کی عربی شرح ہے اس میں عربی متن لال روشنائی کے ساتھ لکھنے کے بعد اشعار کی لغوی صرفی اور نحوی تحقیق کی گئی ہے اور عربی میں اشعار کا مطلب بیان کیا گیا ہے ساتھ ساتھ حاشیے میں اشعار کا بامحاورہ اردو ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے اس طرح یہ ایک اچھی شرح تیار ہوگئی ہے اس کا مطالعہ ان شاء اللہ اساتذہ وطلبہ دونوں کیلئے مفید ہوگا ("البلاغ" کراچی ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ)

(۴) ماہنامہ الحق کے تبصرہ نگار تبصرہ وتعارف میں تحریر فرماتے ہیں "زیر تبصرہ کتاب ہمارے محترم دوست مولانا فیض الرحمن حقانی ،مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تالیف کردہ دیوان حماسہ کی شرح مسمی بہ "جلاء الفراسہ" دیوان ابی تمام کے باب الحماسہ کی بہترین اور جامع عربی شرح ہے.....فی زمانہ جبکہ طلباء مدارس دینیہ اپنی سہل انگاری اور تکاسل کی وجہ سے عربی شرح کی طرف توجہ نہیں دیتے اور عمومی طور پر اردو حواشی اور شروح پر اکتفا کرتے ہیں جو کہ بہت بڑا علمی نقصان ہے۔ مؤلف نے انتہائی آسان اور عام فہم انداز میں اشعار کی عربی زبان میں ایسی تشریح کی ہے کہ

اس کے بعد اردو میں شرح و تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی ('' الحق'' ، دسمبر ۸۰)

(۲) استاد محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کتاب کی تعارف میں یوں رقمطراز ہیں:

'' شیخ الادب حضرت مولانا فیض الرحمٰن حقانی ، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور اپنی مادرِ علمی کی آغوش میں اور اسی کے سایہ رحمت تلے مدرس بھی ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی خصوصی توجہ اور سرپرستی انہیں حاصل ہے، درجہ تکمیل کے ساتھ ساتھ درجات عالیہ میں بھی پڑھاتے ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابر و مشائخ اساتذہ کرام کی توجہ و عنایت کے پیشِ نظر '' جلاء الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ'' لکھنے میں کامیاب ہوگئے، جو عربی ادب کی بلند معیاری، ورعظیم ترین شہ کار تاریخی کارنامہ ہے، نیل الفراسہ کے نام سے مولانا نے حاشیہ میں ہر شعر کا اردو میں سلیس اور بامحاورہ ترجمہ بھی نقل کردیا ہے۔ کتاب جب سے میرے ہاتھ میں آئی تب سے، تمرید قلب ونظر بنی ہوئی ہے یہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی کارناموں میں یادگار عظیم پیش کش ہے جسے علمی، ادبی اور تدریسی حلقوں میں پذیرائی ملے گی۔ '' القاسم'' جنوری ۰۹)

کتاب پر دار العلوم حقانیہ کے مشائخ و اساتذہ کے تقریظات کے علاوہ دیگر اکابر علماء کے تائیدات و تصدیقات بھی ثبت ہیں۔

(۲) الہام الباری فی تسہیل القطبی: مولانا موصوف کو اللہ کریم نے معقولات میں ید طولیٰ عطا فرمایا ہے علم منطق اور فلسفہ تو آپ کے پسندیدہ مضامین ہیں آپ نے علم منطق کے بعض اصطلاحات کو سوال وجواب کے صورت میں جمع کیا تو بعض تلامذہ نے حضرت کو اس پر مجبور کیا کہ اس نہج پر ایک کتاب تالیف ہونی چاہئے مولانا ان کے ذوق اور اشتیاق کے پیشِ نظر درج ذیل خصوصیات پر مبنی شرح '' الہام الباری فی تسہیل القطبی'' مرتب کی۔

(۱) فن منطق کے بنیادی تصورات کو ایسے مرتب انداز میں پیش کئے گئے ہیں کہ ہر قسم کے طلبہ کا ذہن نہ صرف یہ باسانی ان کو سمجھ لیتا ہے بلکہ ذہن میں راسخ بھی ہوجاتا ہے۔ (۲) تمام امتحانی جگہوں پر فہرست میں ستارے کا نشان لگایا گیا ہے اور طویل مباحث کا خلاصہ بصورت جدول پیش کیا گیا ہے۔ (۳) ابتدائی چند مباحث جو بطور تمہید ذکر کر گئے ہیں مشکل ہونے کی وجہ سے حاشیہ پر اس کی اردو میں تشریح کی گئی ہے تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں پریشانی نہ ہو۔ (۴) وہ مباحث جن کی تفصیلات کتب درسیہ میں نہیں ہیں اور مطولات کے حوالہ کی گئی ہیں ان کی تفصیلات بقدر حاجت مطولات سے نقل کی گئی ہیں۔ (۵) قطبی و شرح تہذیب کے تقریباً تمام مباحث منطقیہ کا استقصاء کیا گیا ہے لہٰذا درجہ ثالثہ ورابعہ دونوں درجوں کے طلبہ کیلئے یکساں مفید ہے (۶) پوری کتاب میں عموماً اور مباحث عکوس و قیاس میں خصوصاً عام مناطقہ کے طرز سے ہٹ کر الفاظ اصطلاحیہ (ج ، ب) کے بجائے حقیقی مثالوں کو درج کیا گیا ہے اس وجہ سے ان مباحث کے افہام و تفہیم میں نہ طلبہ پر خلط آئے گا اور نہ اس سے اکتاہٹ محسوس ہوگی۔ (۷) بحث الموجہات میں نسبت الموجہات کی مشکل ترین مسائل کو بڑی تفصیل کیساتھ حل کئے گئے ہیں۔ (۸) بہت سے مباحث فلسفیہ جو کہ کتب منطق میں علماء

ضمناً بیان کرتے ہیں انکو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ (۹) تمام مشکل جگہوں پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے (۱۰) غرض یہ تسہیل تمام طلبہ اور فضلاء کیلئے مفید ہے خصوصاً قطبی پڑھنے والوں کیلئے تریاق ہے۔

(۳) شرح مقامات وعربی: مقامات حریری عربی ادب کی شہرۂ آفاق کتاب ہے اور مدتوں سے مدارس میں متداول چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے مدارس عربیہ کی ملک گیر تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اس اہم کتاب کو شامل نصاب کیا۔۔عربی ادب خواہ منظوم ہو یا منثور اس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں اس لئے ہمارے اکابرین نے اس کی تعلیم و تعلم پر بھرپور توجہ دی۔

مقامات حریری کے اب تک کئی شروحات مختلف زبانوں میں منظر عام پر آئی ہیں اور سلسلہ تاہنوز جاری وساری ہے حضرت مولانا فیض الرحمٰن حقانی نے بھی اپنے منفرد انداز میں مقامات حریری کی مبسوط و مفصل شرح لکھی ہے جو آپ کے دیگر شروحات کی طرح بہت سے خصوصیات کی حامل ہے۔___ اللہ تعالیٰ مولانا کے قلم وقدم میں مزید برکت عطاء فرمادیں یقیناً مولانا کے تمام تصنیفی، تالیفی اور تدریسی خدمات اپنے مادرِ علمی سے وابستگی اور اپنے اساتذہ ومشائخ سے تعلق و محبت اور ان کے مسلک و مشرب پر قائم رہنے کی مرہون منت ہے۔